Digitized by Khilafat Library Rabwah

117

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت دردو الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں

اس سال بعض غیر معمولی حالات کی وجہ سے آمد کی رفتار میں ابھی کچھ فرق محسوس ہو رہا ہے

اپنے ربّ کریم سے میں اُمید رکھتا ہوں وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں رہنے دیگا بلکہ اسے آگے بڑھاتا چلا جائیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء کا خلاصہ

ربوہ —— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ خطبۂ جمعہ میں احبابِ جماعت کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں ربِّ کریم کے ہر آن ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کے پیشِ نظر اِس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ احبابِ جماعت کو بشاشت کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر مالی قربانیاں کرنے اور اس طرح آمد کی رفتار میں محسوس ہونے والے فرق کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور انہیں نہ صرف بجٹ پورا کرنے کی توفیق دے گا بلکہ مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت کا قدم آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے گا اور اِس طرح آئندہ مالی سال میں افراطِ زر اور بعض دوسری وجوہ کی بناء پر قیمتوں میں اضافہ کے باعث جو نئے بوجھ پڑنے والے ہیں پوری بشاشت سے انہیں اٹھانے کی توفیق بھی ارزانی کرے گا، انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء کو مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے احبابِ جماعت کو یاد دلایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے رواں مالی سال کے ۹½ ماہ گزر چکے ہیں اور اب قریباً اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا چونکہ گزرے ہوئے مہینوں میں جماعت کی توجہ بعض ایسے امور کی طرف رہی جو معمول سے ہٹ کر تھے اِس لئے معمول کے مطابق جماعت جس مالی قربانی کا مظاہرہ کرتی ہے امسال اُس کی طرف قدرتی طور پر پوری توجہ نہیں دی جا سکی۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے اس کے ایثار پیشہ افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی پوری طرح چوکس اور بیدار رہ کر اور بار بار محاسبہ کر کے اِس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ لگے بندھے اخراجات کو (جن میں کمی نہیں کی جا سکتی) پورا کرنے کے لئے بجٹ میں تجویز کردہ آمد سے زیادہ آمد ہو۔ چنانچہ ان کا قدم ہر سال پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے رہنے یا ایک جگہ ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ موجودہ مالی سال کے دوران جس کا بیشتر حصّہ گزر چکا ہے غیر معمولی حالات کا سامنا رہا اور اس کے لئے مقامی جماعتوں کو اپنے طور پر اور خود مرکز میں ہمیں بھی غیر معمولی اخراجات کرنے پڑے اس لئے معمول کے مطابق کی جانے والی مالی قربانیوں کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا سکی۔ تاہم بعض بڑی بڑی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنی ان قربانیوں میں نہ صرف یہ کہ کمی نہیں آنے دی بلکہ قدم آگے ہی بڑھایا ہے البتہ بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی معمول کے مطابق نہیں ہے اس لئے آمد کی رفتار میں معمول کی نسبت کچھ فرق نظر آ رہا ہے۔ مَیں ربِّ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی ادائیگی میں امسال بھی جماعت کا قدم پیچھے نہیں پڑنے دے گا اور نہ ایک مقام پر اس کے قدم کو ٹھہرنے دے گا بلکہ قدم کو تیز سے تیز تر کرنے اور آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں پر شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی جماعتیں جو بہت سی مستعد چوکس اور بیدار جماعتوں سے پیچھے ہیں ان کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ باہم مشورے کریں اپنے قدم کو تیز کرنے کا عزم کریں اور کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائیں۔

اِس ضمن میں حضور نے بالخصوص تاجر اور زمیندار احباب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے جہاں ملازم پیشہ احباب اپنی لگی بندھی مقررہ آمدنیوں کی وجہ سے اس سے متأثر ہوئے ہیں وہاں بالعموم تاجروں اور زمینداروں کو اِس سے فائدہ پہنچا ہے کیونکہ ان کی آمدنیاں کسی نہ کسی حد تک ضرور بڑھی ہیں۔ تاجر احباب اور زمیندار جماعتوں کو مستعد کرنا چاہیئے اور انہیں احساس دلانا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے مالی قربانیوں میں اپنے قدم تیز کریں اور پیچھے رہنے کی بجائے آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں۔

قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیشِ نظر حضور نے اِس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو گندم کی خریداری میں مزید سہولتیں بہم پہنچانا بھی مدِّنظر ہے جس کی وجہ سے انکے گزارہ الاؤنسوں کی مد میں اگلے سال چھ سے آٹھ لاکھ روپے زیادہ خرچ کرنا ہوں گے اِس لئے نہ صرف موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے (جو انشاء اللہ العزیز سال کے اختتام تک اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پوری ہو جائے گی) بلکہ آئندہ سال ہونے والے مزید اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بھی مالی قربانیوں میں قدم کو تیز تر کرنا اور حسبِ روایات آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ضروری ہے۔

حضور نے اِس دعا پر خطبہ کو ختم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو مالی لحاظ سے بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہمارا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور اُس کی رحمتیں اور برکتیں اِسی طرح ہم پر ہوتی رہیں جس طرح کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ ہوتی چلی آ رہی ہیں۔

اساتذہ کیلئے انٹرویو کی تاریخ

مجلس نصرت جہاں کو اپنی خدمات پیش کرنیوالے ایم۔اے یا ایم۔ایس سی پاس امیدوار اساتذہ مطلع رہیں کہ انٹرویو ۱۶ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار صبح نو بجے ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت (غربی) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵؍تبلیغ ۱۳۵۴ہش

دونوں جہانوں میں خسارہ پانے والے بدقسمت

دنیوی عیش و آرام میں ہمہ تن مستغرق رہنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ اور آخرت سے یکسر غافل ہو کر بالآخر ان کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی تمیز ان کے نزدیک اٹھ جاتی ہے۔ دنیا کا عیش و آرام ان کا منتہائے مقصود ہوتا ہے اور وہ دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ (الانعام آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری (اِس) ورلی زندگی کے سوا کوئی (اور) زندگی نہیں ہے اور نہ ہمیں اٹھایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں کو ہم ان کی خواہش اور تمنّا کے مطابق دنیا کا عیش و آرام عطا کر دیتے ہیں اور وہ اسی میں غرق رہ کر آخرت کے انعاموں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اخروی زندگی کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے اور اس کی خاطر دنیا کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں آخرت کا اجر بھی دیتا ہے اور دنیا میں بھی انہیں عزت عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی (آخرت کی) کھیتی کو اس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اِس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس (کو اسی دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دیدیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

آخرت کو فراموش کر کے دنیا طلب کرنے والوں کو دنیا مل تو جاتی ہے۔ لیکن جو کچھ انہیں ملتا ہے اس کی حیثیت بے مقصد کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا کی طلب میں کھلنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (الانعام آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور ورلی زندگی کھیل اور مشغلہ کے سوا (کچھ) نہیں ہے اور جو لوگ تقوای اختیار کرتے ہیں اُن کے لئے پیچھے آنیوالا گھر یقیناً بہتر ہے پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو لوگ آخرت کو فراموش کر کے محض دنیوی زندگی کے عیش و آرام پر جان دیتے ہیں اور دن اور رات اسی کے حصول میں مستغرق رہتے ہیں، وہ کچھ عرصہ تو عیش و آرام کی زندگی گزار لیتے ہیں لیکن انہیں اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عذاب کا مورد بننا پڑتا ہے۔ چنانچہ دنیا میں بالآخر جس انجام سے انہیں دوچار ہونا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (یونس آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اِس ورلی زندگی کی حالت (تو) اُس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جسے آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں مل (کر یکجان ہو) گئی یہاں تک کہ جب زمین نے (اس کے ذریعہ سے) اپنی کمال درجہ کی زینت کو پا لیا اور خوبصورت ہو گئی اور اسکے مالکوں نے سمجھ لیا کہ (اب) وہ اِس پر قابو یافتہ ہیں تو اس پر دن یا رات کو (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا اور ہم نے اسے ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا گویا یہاں کل (کچھ) تھا ہی نہیں۔ غرض جو لوگ سوچ سے کام لیتے ہیں ان کے لئے ہم اسی طرح (اپنی) آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ جو لوگ محض دنیوی زندگی کی زینتوں اور اسکے عیش و آرام کے طالب ہوتے ہیں وہ انہیں مل تو جاتا ہے اور وہ ایک عرصہ تک ظاہری طور پر خوب پھلتے پھولتے ہیں اور دنیا کے عیش لوٹنے میں منہمک رہتے ہیں لیکن اِس فانی دنیا کا فانی عیش بالآخر انہیں دغا دے جاتا ہے۔ وہ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ آخر تک اسی طرح گل چھرّے اڑاتے رہیں گے پر اُن کی یہ اُمید بر نہیں آتی اور وہ اِسی دنیا میں کسی نہ کسی رنگ میں موردِ عذاب ہو کر اس عیش و آرام سے محروم ہو جاتے ہیں اور بجز حسرت کے انہیں کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ کبھی دنیا کا مال و متاع یکسر تباہ و برباد ہو کر انہیں دانے دانے کو محتاج کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود کسی ناقابلِ فہم اُفتاد کی وجہ سے اِس مال و متاع اور عیش و آرام سے استفادہ کرنے پر وہ قادر نہیں رہتے اور بقیہ عمر کفِ افسوس ملتے ہوئے کرب ناک اذیت میں ہی گزار دیتے ہیں۔

پھر یہی نہیں کہ اسی زندگی میں ایسے لوگوں کو موردِ عذاب بننا پڑتا ہے بلکہ اگلے جہان کا دردناک عذاب جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس پر مستزاد ہوگا۔ چنانچہ آخرت میں ان لوگوں پر جو بیتے گی اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○ (الانعام آیت ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:۔ اور اگر تو انہیں (اس وقت) دیکھے جب انہیں اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (ان سے) فرمائے گا کیا یہ (دوسری زندگی) سچ نہیں ہے؟ وہ جواب میں کہیں گے ہمیں اپنے رب کی قسم کیوں نہیں! (یعنی ضرور سچ ہے)۔ وہ فرمائے گا تم اپنے انکار (پر اصرار) کی وجہ سے عذاب (کا مزا چکھو)۔ جن لوگوں نے اللہ کی ملاقات (کے مسئلہ) کو جھٹلایا وہ نقصان میں پڑ گئے ہیں یہاں تک کہ جب وہ گھڑی اُن پر اچانک آجائے گی تو وہ کہیں گے اُف! ہماری ندامت اُس کوتاہی کی وجہ سے جو اس گھڑی کے بارہ میں ہم نے کی۔ اور وہ اُس وقت اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ سنو! جو بوجھ (دنیا میں کی ہوئی بداعمالیوں کا) وہ اٹھائیں گے وہ بہت ہی برا ہوگا۔

الغرض آخرت کو فراموش کر کے فانی دنیا کے فانی عیش کا طلبگار ہونا انتہائی گھاٹے اور خسارہ کا سودا ہے۔ اس کا نتیجہ اِس دنیا میں بھی عذاب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی عذاب الیم کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ۔

اس سے ظاہر ہے وہ ہرگز بھی مومن نہیں ہے جو آخرت کا انکار کر کے یا آخرت کو یکسر فراموش کر کے محض دنیوی مال و متاع اور عیش و آرام کا طالب ہے۔ عقلمند و خوش قسمت یعنی حقیقی مومن وہی ہے جو دنیا کو چنداں اہمیت نہ دیتے ہوئے آخرت کا طلبگار ہے۔ اور ہر لمحہ اور ہر آن اسے سنوارنے میں لگا ہوا ہے۔ وہی ہے جس کی سعی اِس دنیا میں مشکور ہوگی اور آخرت کی سرخروئی بھی اُس کے حصہ میں آئے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز کے مظہر تحائف

محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

(۳)

"سو میں ہر ایک مسلمان کو کہتا ہوں اور کہوں گا کہ تم شر کا مقابلہ ہرگز نہ کرو خاک ہو جاؤ اور خدا کو دکھلاؤ کہ کیسے ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ صبر کرنے والوں کے لئے بغیر کسی اشد ضرورت کے بیہودگی کی بھی کچھ ضرورت نہیں کہ یہ حرکت بھی بے صبری کے داغ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہاں خدا نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ جھوٹے الزامات کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دور کریں اور خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے"

(فریادِ درد
بحوالہ خزائن روحانی ج ۱۲ ص ۳۸۵)

"غرض یہ کام ہے جو مسلمانوں کی ذریّت کو موجودہ زہریلی ہواؤں سے بچا سکتا ہے مگر یہ ایسے طرز سے ہونا چاہیئے کہ ایک جواب قرآن شریف کے حوالہ سے ہونا اس طرح پر جواب بھی ہو جائے اور حق کے طالبوں کو قرآن شریف کے اہم مقامات کی تفسیر پر بھی بخوبی اطلاع ہو جائے"

(فریادِ درد ص ۲۶
خزائن ص ۳۹۲)

"اب مجھے بے دھڑک کہنے دو کہ اس وقت سچا مسلمان وہی ہے جو اسلام کی حالت پر کچھ ہمدردی دکھا دے اور بباعث سخت دلی اور لاپرواہی یا ناحق کے دور دراز کے خیالات سے ہمدردی سے منہ نہ پھیرے اور مردانہ ہمت سے سارے وہ انتظام جو اب ہونا چاہیئے۔ مجھے شرم آتی ہے کہاں تک میں بار بار لکھوں اے قوم کے چمکتے ہوئے ستارو! اور معزز بزرگو! خدا آپ لوگوں کے دلوں کو الہام کرے خدا کے لئے اس طرف توجہ کرو۔

(فریادِ درد ص ۲۵
بحوالہ خزائن ص ۳۹۱)

ان تحریروں سے نہ صرف اسلام سے محبت اور مسلمانوں سے سچی ہمدردی ٹپکتی ہے بلکہ حضور نے مسلمانوں کو "چمکتے ہوئے ستارے" اور "معزز بزرگ" کے الفاظ سے یاد کر کے اپنی وسیع القلبی کا بھی مظاہرہ فرمایا ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس یقین سے پُر تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے دلوں میں روحانیت کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں اور

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات)

کے مطابق اعزاز کا معیار بھی یہی ہے۔ حضور اپنا الہام یوں فرماتے ہیں:

"میری اسیابت پر کسی بدخلق سے کام نہ لینا۔ میں محمدی ہوں اور محمدیوں کو بخدا کچھ ایسے انعامات عطا ہوئے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ظہور میں آ کر اللہ کی پاک جناب ہیں

انت عبدی و انا ربک کہہ سے تو نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھی نہ ہو اگرچہ یہ سچ ہی ہے کہ الہی انت منی و انا منک"

(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف نجم الہدیٰ کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمایئے ان میں حضور نے مسلمانوں کو بھائی، بزرگ، شریف، ادیب اور فاضل جیسے معزز الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"مسیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں نے بہت رنج اٹھایا ہے اور حوادث کے نیچے کچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے کرتے لوگوں کی آنکھیں پک گئیں۔ اے بزرگو! اور شریفو! خدا تم پر رحم کرے اور اپنے پاس سے تمہیں روشنی عطا فرما دے نظر کرو اور دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو کیا یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ مسیح موعود کو صلیبی زلزلہ کے وقت میں نازل کرے گا اور پھر وہ مسلمانوں پر رحمت اور مدد کے ساتھ متوجہ ہوگا۔"

(نجم الہدیٰ ص ۱۶)

بزرگ اور شریف کے الفاظ کے استعمال کے علاوہ ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے نیز حضور فرماتے ہیں:-

"میں نے اس ملک کے علماء پر وہ کتابیں پیش کیں اور کہا کہ اے فاضلو اور ادیبو! تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ میں اُمی اور جاہل ہوں اور در حقیقت میں ایسا ہی تھا اگر خدا تعالیٰ کی تائید میرے شامل حال نہ ہوتی۔"

(نجم الہدیٰ ص ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر ہمیشہ مسلمانوں کی جسمانی اور روحانی بہبود رہی۔ حضور کا دل ہمیشہ اس بات کے لئے گداز رہتا تھا کہ مسلمان دنیا میں ترقی کریں اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے کیونکہ اسلام ہی دنیا کو امن عطا کر سکتا ہے لیکن نہ صرف اس کا نام بلکہ اس کی سچی تعلیم صرف اور صرف اس کی سچی تعلیم پر عمل کرنا ہی دنیا کے دکھوں کا مداوا بن سکتا ہے۔ حضور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرتے رہتے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے حضور نے بار بار اپنی بعثت کے مقصد کی طرف توجہ دلائی اور نہایت پیار اور محبت سے دنیا کو اپنی طرف بلایا۔ یہ اپنی طرف بلانا دراصل خدا اور خدا کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانا تھا کیونکہ حضور کی بعثت خدا اور خدا کے رسول کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوئی تھی۔ حضور پر ایمان لانا دراصل خدا اور اس کے رسول پر ایمان کی تجدید کا حکم رکھتا ہے۔ نجم الہدیٰ کی ہی ایک دو اور عبارتیں ملاحظہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اے بھائیو! اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر انصاف کی رو سے فکر کرو اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے اور فتنے بکثرت ہو جائیں یہاں تک کہ ان سے دلوں پر لرزہ پڑے اور بے قراریاں بڑھ جائیں پھر باوجود ان تمام فتنوں کے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو اور خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا نہ ہو اور مہدی کا مینہ اس بادل کی طرح گذر جائے جس میں پانی نہ ہو اور کسی مجدد اور امام کا ظہور اس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آئے باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔"

(نجم الہدیٰ ص ۱۵)

"مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں اور حق سے منہ پھیر رہے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ اور میری بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں اور مجھ سے اور میری جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ٹھٹھا کرتے ہیں وہ جھوٹے بڑے نام رکھتے ہیں اور غضب ہے ظالم لوگ جان نہیں گئے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔ پھر اے بزرگوں کے گروہ۔ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے اور مَیں اس بات کو عام وخاص پر ظاہر کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیقی جس کے اترنے کے لئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اترے گا وہ یہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا ہے۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۹۵-۹۴)

وہ لوگ جو حضور کو کافر کہتے تھے اور دن رات مخالفت میں بسر کرتے تھے ان کو بزرگوں کے گروہ کہنا بڑے دل گردے کا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ماموروں کے حوصلے کا کون مقابلہ کر سکتا ہے یہ لوگ حضور کے خون کے پیاسے تھے۔ حضور کے کام کو نابود کرنا چاہتے تھے۔ حضور سے نہ صرف ٹھٹھا کرتے تھے بلکہ گالیاں دیتے تھے اور گالیاں بھی غلیظ قسم کی لیکن حضور اس خیال سے کہ آخر یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ان کا احترام کرتے تھے ایک فارسی شعر میں حضور فرماتے ہیں ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حبِّ پیمبرم

یعنی اے میرے دل تو ان کا خیال رکھ کیونکہ یہ لوگ میرے پیمبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعوےٰ تو کرتے ہیں۔

"اے بزرگو! اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجے کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیال محال اور طمع خام ہے۔

(اشتہار "عرض ضروری بحالت مجبوری" مندرجہ براہین احمدیہ (اناق ۱۸۸۰ء)

مسلمانوں کو بزرگوں کے لفظ سے خطاب کرنے والی بعض اور عبارتیں سماعت فرمائیے حضور فرماتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ انہی عبارتوں میں اسباب کا بھی ذکر ہے کہ وہ لوگ حضور کو کافر اور مفتری سمجھتے ہیں۔

"القصہ اے بزرگانِ قوم آپ لوگ جو مجھے دجّال اور کافر کہتے اور مفتری سمجھتے ہیں آپ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اتنی زبان درازی اور دلیری کے لئے آپ کے ہاتھ میں کیا ہے۔"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۴)

"اے معزز بزرگانِ اسلام مجھے اس بات پر یقین کلی ہے کہ آپ سب صاحبان پہلے سے اپنے ذاتی تجربہ اور عام واقفیت سے ان خرابیوں موجودہ زمانہ پر کہ جن کا بیان کرنا ایک درد انگیز قصہ ہے بخوبی اطلاع رکھتے ہونگے"

(صفحہ ۱)

مَیں نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علمائے کرام کی بڑی قدر کرتے تھے اور انہیں عزت کے الفاظ میں یاد فرماتے تھے۔ صرف عزت ہی نہیں بلکہ ان سے محبت کرتے تھے۔ حضور نے مولوی عبدالجبار صاحب کو ایک خط تحریر فرمایا۔ اس خط کو "مشفقی اخویم مولوی عبدالجبار صاحب" سے شروع کیا۔ اور حضور نے یہ جاننے کے باوجود کہ مولوی صاحب نے مباہلہ کا اشتہار دلوایا ہے مشفقی اخویم کے محبت بھرے الفاظ استعمال فرمائے۔ خط کی چند سطریں ملاحظہ فرمائیے مامور من اللہ کے سوا خلق خدا سے اتنا پیار کون کر سکتا ہے

"مشفقی اخویم مولوی عبدالجبار صاحب سلام علیکم ایک اشتہار جو عبدالحق کے نام سے جاری کیا گیا ہے جس میں مباہلہ کی درخواست کی ہے کل کی ڈاک میں مجھ کو ملا۔ چونکہ میں نہیں جانتا کہ عبدالحق کون ہے آیا کس گروہ کا مقتدی یا مقتدا ہے اسوجہ سے آپ ہی کی طرف خط ہذا لکھتا ہوں اس خیال سے کہ میری رائے میں وہ آپ ہی کی جماعت میں سے ہے اور اشتہار بھی دراصل آپ ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲)

حضور کو مسلمانوں کی بہبود کی جو فکر تھی اس کا کسی قدر اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں حضور نے مسلمانوں کی بد رسوم کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک اشتہار چھپوایا اور اس کے متعلق فرمایا جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔"

یہ وہ وقت تھا جب الگ جماعت قائم ہو چکی تھی۔ حضور کا دعویٰ نبوت لوگوں کے سامنے آچکا ہوگا اور اسکی وجہ سے لوگوں نے دل بھر کر حضور کو بُرا بھلا کہہ لیا تھا چاروں طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی اور ہر بُرے سے بُرا کلمہ حضور کے لئے استعمال ہو رہا تھا لیکن حضور تھے کہ مسلمانوں کی بہبود کی فکر میں آپ کا دل گداز تھا۔ اصلاحِ خلق تو حضور کا کام تھا۔

اپنے دعویٰ کے بارے میں حضور علیہ السلام اتمام حجت کے لئے چاہتے تھے کہ مسلمان دعا سے کام لیں چنانچہ حضور نے ۱۸۹۷ء میں ایک اشتہار فرمایا:-

"اب مجھے اتمام حجت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آتی ہے اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے اور یہ تفرقہ جس نے ہزارہا مسلمانوں میں سخت عناد اور دشمنی ڈال دی ہے دور ہو کر اصلاح ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردانِ باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جنابِ الٰہی میں توجہ کریں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۴۵
اشتہارات ۱۸۹۷ء)

اپنے دعویٰ پر غور کرنے کے لئے جس عجز و انکسار سے حضور لوگوں کو دعوت دیتے تھے اس کی ایک جھلک اُس اشتہار سے ملتی ہے جو حضور نے دہلی میں ۱۸۹۱ء میں شائع فرمایا۔ اس اشتہار کا عنوان اور پہلی چند سطریں میں آپ کو سناتا ہوں۔ عنوان ہے

"ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابلِ توجہ جمیع مسلمانانِ انصاف شعار و حضرات علمائے نامدار"

اور یہ اشتہار یوں شروع ہوتا ہے

"اے اخوانِ مومنین اے برادرانِ سکنائے دہلی و متوطنان ایں سرزمین!!!

بعد سلام مسنون و دعائے درویشانہ۔ "آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لئے آپ کے شہر میں مقیم ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۳۳)

حضور مسلمانوں کو آلِ محمد سمجھتے تھے اور ان کو ہر جگہ سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتے تھے۔ حضور اس یقین سے پُر تھے کہ فتح آلِ محمدؐ ہی کی ہے دوسرے مذاہب کے پیرو جتنا چاہیں زور لگائیں ترقی اسلام ہی کی ہوگی اور قدم آگے کی طرف آلِ محمدؐ ہی کا بڑھے گا۔

"فتح اسلام" اشتہار میں جو ۱۸۹۲ء میں شائع کیا گیا حضور فرماتے ہیں:-

"آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے جس کا حصول اور ماحصل یہ ہے کہ اس مہدی موعود کے وقت جو آخری زمانہ میں آنے والا ہے۔ مہدی کے گروہ اور عیسائیوں کا ایک مباحثہ واقعہ ہوگا اور آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانوں اور علامتوں اور قرائن سے یہ ثابت ہوگا کہ "الحق مع آلِ محمد" یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ جو آل کی طرح اور اس کے وارث ہیں حق پر ہیں اور شیطانی ممالک سے جا بجا یہ آواز آئیگی کہ "الحق مع آلِ عیسیٰ" یعنی جو عیسیٰ کے لوگ کہلاتے ہیں وہ حق پر ہیں مگر آخر خدا تعالیٰ کھول کر دکھلا دیگا کہ وہ آلِ محمد ہی حق پر ہے اور دینِ اسلام ہی کی فتح ہے"

(اشتہار "فتح اسلام"
بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۳)

اس سلسلہ میں ایک اور اشتہار شائع کیا گیا جس کا عنوان تھا

"الحق مع آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۶
اشتہار ۱۸۹۲ء) (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ فرقہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۱۸۹۹: میں آمنہ بی بی باجوہ بیوہ چوہدری فیض احمد صاحب قوم بجہ زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹ آغا خاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) زرعی اراضی اندازاً ایک ایکڑ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپے
(۲) ایک مکان کے ۱/۲ حصہ کی ملکیت ہے میرے حصہ کی قیمت ۔/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آمنہ بی بی بیوہ چوہدری فیض احمد صاحب ساکن کوٹ آغا خاں ڈاکخانہ تلوہ مہاسنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد بجہ (دلپسر موصیہ) کوٹ آغا خاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نواب دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ آغا خاں ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۰: میں عمر الدین ولد میاں کریم بخش قوم شیخ انصاری پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان واقع محلہ شیخ لاہوری رقبہ ۱/۲ مرلہ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں ۔/۱۵ روپے ماہوار انجمن وظیفہ پاتا ہوں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۱/۱۰ اسے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مستری عمر الدین محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ ولی محمد انور سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ جمال الدین احمد ولد احمد الدین صاحب جھنگ بازار جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۱: میں ناصر احمد ولد الطاف حسین صاحب قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۳۲ ر۔ب بادے والا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اس وقت ۔/۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد چک ۲۳۲ ر۔ب بادے والا ڈاکخانہ رسالے والا ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد بوٹا ولد فقیر محمد صاحب چک ۲۳۲ ر۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ الطاف حسین ولد فقیر محمد صاحب چک ۲۳۲ ر۔ب بادے والا ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۲: میں تسنیم اختر بنت الطاف حسین قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۳۲ ر۔ب بادے والا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت ۔/۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ۔ تسنیم اختر بنت الطاف حسین صاحب چک ۲۳۲ ر۔ب بادے والا ڈاکخانہ رسالے والا ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ الطاف حسین ولد فقیر محمد صاحب (والد موصیہ) گواہ شد ناصر احمد ولد الطاف حسین صاحب (برادر موصیہ)

مسل نمبر ۲۱۹۰۳: میں امۃ الحکیم بنت شیخ عزیز احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) زیور طلائی وزنی ۶ ماشے مالیتی ۔/۳۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحکیم بنت شیخ عزیز احمد صاحب بلال منزل گلی نمبرہ منشی محلہ لائلپور۔

گواہ شد۔ قریشی سعید احمد مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور

گواہ شد۔ عزیز احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب (والد موصیہ) لائلپور۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۵: میں امۃ الباسط شاہین بنت چوہدری سارنگ خان صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) زیور طلائی وزنی ۶ ماشے مالیتی ۔/۲۰۰ روپیہ۔ (۲) گھڑی ایک عدد قیمت ۔/۶۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الباسط شاہین بنت چوہدری سارنگ خان صاحب ساکن مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ نور الحق مظہر ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

گواہ شد۔ چوہدری سارنگ خان (والد موصیہ) ساکن مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۶: میں سید حسین احمد ولد میجر سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ اس وقت ۔/۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید حسین احمد ۱۲۹ آفیسرز کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد جلیل احمد (برادر موصی) آفیسرز کالونی لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد سید قمر سلیمان احمد ولد مکرم سید داؤد احمد صاحب متعلم مسجد مبارک ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۷: میں رشیدہ بیگم زوجہ رحمت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۴۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ رشیدہ بیگم زوجہ رحمت اللہ صاحب 6/4 A دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد۔ چوہدری فرزند علی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد اشرف ولد رحمت اللہ صاحب 6/4 A دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۰۸: میں سلمیٰ فردوس بنت رحمت اللہ صاحب قوم سندھی پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ اس وقت ۔/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلمیٰ فردوس بنت رحمت اللہ صاحب 6/4 A دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ چوہدری فرزند علی صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ولد رحمت اللہ 6/4 A دارالرحمت غربی ربوہ۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے

غلبۂ اسلام کے راستہ میں جتنی ضرورتیں بھی پیش آتی ہیں وہ آپ لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں فرمایا:-

"انسان خیر کا محتاج ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر نہ ملے بلکہ اس سے عام سلوک ہو تو اس دُنیا میں تو اس کا پیٹ بھر جائے گا مگر اُس دنیا میں بھوک کیسے دُور ہو گی۔ یا مثلاً اِس دُنیا میں سُورج کی تپش ہے اگر اُسے ایک چھوٹا یا بڑا مکان مِل گیا تو وہ اس تپش سے محفوظ ہو جائے گا لیکن اُس دُنیا میں جہنّم کی آگ سے اُسے کون بچائے گا۔ اِس دُنیا میں اسے کوئی بیماری ہوئی تو کسی حکیم نے اسے روپیہ کی دوائی دے دی یا کسی ڈاکٹر نے دو ہزار روپیہ کی دوائی دے دی اور اسے آرام آگیا یہ درست ہے۔ لیکن اُس دُنیا میں جہنّم میں جو بیماری ظاہر ہو گی جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہو گی۔ کسی کو کوڑھ ہوا ہوا ہو گا۔ کسی کو فالج ہو گا اور کسی کو پتہ نہیں کونسی بیماری ہو۔ روحانی طور پر جو اس کی یہاں حالت تھی وہ وہاں ظاہر ہو رہی ہوگی وہاں کون ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے آئے گا۔

پس انسان کو ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اور ہمیں ہر قسم کی قربانیاں اس کی راہ میں دینی چاہئیں۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر (مجھ پر بھی اور آپ پر بھی) بڑا فضل کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کے مسیح موعود پر ایمان لائیں اور اس کی راہ میں اِس نیّت سے قربانیاں دیں کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور دُنیا میں اسلام غالب آ جائے۔ اس وقت غلبۂ اسلام کے راستہ میں جتنی ضرورتیں بھی پیش آتی ہیں وہ آپ لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں۔ اگر آپ ان ضرورتوں کو پورا نہیں کریں گے تو کھڑے ہو کر یہ تقریریں کرنا کہ اسلام کا غلبہ مقدّر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے بے معنی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ دُنیا میں اسلام کو غالب تو کرے گا لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت خلقِ جدید کے مستحق نہیں ٹھہریں گے تو دُنیا میں کسی اَور قوم میں خلقِ جدید کا نظارہ نظر آئے گا۔ اسلام تو بہرحال غالب آئے گا لیکن کیوں نہ وہ ہمارے ہاتھ سے غالب آئے۔ کیوں غیر۔ اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں اور ہم محروم رہ جائیں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم بھی اور ہمارے بعد میں آنے والی نسلیں بھی اور وہ لوگ بھی جو ہمارے ساتھ بعد میں آکر شامل ہوں گے سارے ہی خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اور اس کے انعامات کے مستحق ٹھہریں پس بخل کو دل سے نکال دینا چاہیئے اور اس یقین کامل کے ساتھ نکال دینا چاہیئے کہ خدا کی راہ میں بخل دکھانا جہنّم کو مول لینا ہے اور اس سے زیادہ شر اور کوئی نہیں۔ غرض اگر ہم خیر چاہتے ہیں تو ہمیں دل سے بخل نکالنا پڑے گا اور خدا تعالیٰ کے در پر کھڑے ہو کر یہ کہنا پڑے گا کہ اے خدا سب کچھ تُو نے ہی ہمیں دیا ہے ہم سے جتنا تُو چاہتا ہے لے لے۔ ہم جانتے ہیں کہ زمین و آسمان کی میراث تیری ہی ہے سب کچھ تیرا ہے۔ تُو ہمارا امتحان لیتا ہے آزماتا ہے اور تُو ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو تیرے فضل نے ہمیں دی تھیں تیرے حضور ساری کی ساری (اگر ساری کی ساری دینے کا حکم ہو) یا کچھ (اگر کچھ دینے کا حکم ہو) پیش کر دیں۔ سو ہم یہ چیزیں اِس یقین پر اور اس دعا کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ تُو ہم پر رحم کرے اور اپنی دینی اور دنیوی نعمتوں سے ہمیں نوازے اور اِس دُنیا میں بھی تیری رضا کی نظر ہم پر رہے اور اُس دُنیا میں بھی ہم تیری رضا حاصل کرنے والے ہوں۔"

(الفضل ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء
ص ۵، ص ۶)

اظہارِ تشکر اور التجاء دُعا

خاکسار کے والد ماجد محترم چوہدری (مولوی) عصمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور تحصیل و ضلع لائلپور کی مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء کو اچانک رحلت پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ تلطف و عنایت ہماری زبانی و تحریراً غمگساری فرمائی نیز حضرت سیدہ امِّ متین صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب و دیگر بہت سے مہربان بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور عزیزانِ ربوہ و بیرونِ ربوہ نے بارش اور شدید سردی کے باوجود کمالِ شفقت اور عنایت کے ساتھ ہمارے ہاں ربوہ اور بہلول پور میں تشریف لاکر نیز بذریعہ تار و خطوط ہماری دلداری و غمخواری فرما کر ہم پر بے حد احسان اور کرم فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کوشش کے باوجود ہنوز احباب کا فرداً فرداً شکریہ بجا لانے کے قابل نہیں ہو سکا البتہ ہر آن دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ کرمفرماؤں اور غمگساروں پر اپنا خصوصی کرم اور فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنی بے پایاں رحمت شفقت اور افضال و انعامات سے نوازے۔ سب احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں ارفع مقام عطا فرمائے اور جملہ ورثاء و لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ان کا حافظ و ناصر اور معین و متکفّل ہو اور انہیں اپنی خوشنودی و رضاء اور فلاحِ دارین سے نوازے۔ اللّٰھم آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

سہ روزہ سیمینار بعنوان "مغربی افریقہ"

"الجمعیۃ العلمیۃ" کے زیر اہتمام ایک سہ روزہ سیمینار بعنوان "مغربی افریقہ" ۱۷، ۱۸، ۱۹ فروری ۱۹۷۵ء بروز پیر، منگل، بدھ جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ علمائے سلسلہ اس سیمینار میں مغربی افریقہ کے جغرافیائی، تاریخی، سیاسی، مذہبی اور علمی حالات پر مشتمل مقالہ جات پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ سلائیڈز دکھانے کا انتظام بھی ہو گا۔ یہ پروگرام مقررہ تاریخوں میں روزانہ شام چار بجے شروع ہوا کرے گا اور انشاء اللہ دلچسپی کا موجب ہو گا۔ اہالیانِ ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیۃ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک یاد دہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگی کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴ء

درخواستِ دُعا:- مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین